

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی-9 ایس سی آر

سپریم ہنسڈ اور دیگر

بنام

ریاست بہار (اب جھارکھنڈ)

22 نومبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈی کاٹجو، جسٹس صاحبان)

پینل کوڈ، 1860؛ دفعات 304 اور 342:

حملہ اور قتل۔ مبینہ طور پر چوری کرنے کے الزام میں ملزم افراد کے ہاتھوں پکڑے گئے مجرم کے والد۔ ملزم اور دیہاتیوں کے ہاتھوں حملہ۔ زخم شکار شدہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ ٹرائل عدالت نے ملزم افراد کو آئی پی سی کی دفعات 304 اور 342 کے تحت جرائم کا مرتکب پایا اور انہیں اسی کے مطابق سزا سنائی۔ عدالت عالیہ نے تصدیق کی۔ عرضی پر، منعقد ہوا: مرنے والے پر نہ صرف ملزموں نے بلکہ گاؤں والوں نے بھی حملہ کیا اور مارا پیٹا۔ واقعے کے کوئی چشم دید گواہ نہیں تھے۔ اگرچہ کچھ گواہوں نے بیان دیا کہ ملزم نے متوفی کو مارا پیٹا تھا لیکن ان کے ثبوت قابل اعتماد نہیں تھے۔ چونکہ ملزم شک کا فائدہ اٹھانے کا حقدار تھا۔ مجرم کو سزا سنانا اور ملزم کی سزا کو کالعدم قرار دینا۔ ہدایات جاری کی گئیں۔

استغاثہ کے مطابق، پہلے مجرم کے والد کو ملزم افراد نے مبینہ طور پر ان کے گھر میں چوری کرنے کے الزام میں پکڑا تھا اور ان کے اور گاؤں والوں نے ان پر بے دردی سے حملہ کیا تھا۔ ابتدائی اطلاعی رپورٹ متوفی کے بیٹے نے درج کرائی تھی۔ بعد میں، متاثرہ شخص زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات کی اور فرد مجرم پیش کی۔ ٹرائل عدالت نے دونوں ملزموں کو آئی پی سی کی دفعات 304 اور 342 کے تحت جرم کا مرتکب پایا، انہیں مجرم قرار دیا اور اسی کے مطابق سزا

سنائی۔ ٹرائل عدالت کے فیصلے کے خلاف عرضی دائر کی گئی، جسے عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت

منعقد: 1-1۔ کیس کے حقائق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ متوفی نے ملزم افراد کے گھر میں چوری کرنے کی کوشش کی تھی جس کے دوران اسے ملزم نے گرفتار کر لیا تھا۔ انہوں نے گاؤں کے سربراہ سے رابطہ کیا اور پنچایت کا اجلاس بلایا گیا، جس میں 100 روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ (255-ایف)

1-2۔ واقعے کا کوئی چشم دید گواہ موجود نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ گواہوں نے ٹرائل عدالت کے سامنے گواہی دی ہے کہ یہ ملزم ہی تھا جس نے متوفی کو مارا پیٹا تھا؛ ایف آئی آر میں دیے گئے بیان کے پیش نظر اس نکتے پر ثبوت کو مکمل طور پر قابل اعتماد نہیں کہا جاسکتا۔ (256-سی)

1-3۔ ایف آئی آر کے حصے کو دیکھنے سے ایسا لگتا ہے کہ متوفی پر دوسرے دیہاتیوں نے لاٹھی اور ڈنڈے سے حملہ کیا تھا۔ اس طرح اس امکان سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ متوفی کو دوسرے گاؤں والوں نے مارا پیٹا تھا نہ کہ ملزم نے۔ اس لیے وہ شک کے فائدے کے حقدار ہیں۔ (256-بی)

مجرمانہ اپیل کا عدالتی فیصلہ: 2006 کی فوجداری اپیل نمبر 115۔

رانچی میں جھارکھنڈ کی عدالت عالیہ کے 5.5.2003 کے فیصلے اور حکم سے، فوجداری عرضی نمبر۔

38/91 (پی)

اپیل گزاروں کے لیے گوروا گروال۔

جواب دہندہ کے لیے بی بی سنگھ (کرشنا نند پانڈے کے لیے)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

مارکنڈی کاٹجو، جسٹس یہ اپیل 1991 (پی) کے فوجداری اپیل نمبر 38 میں جھارکھنڈ عدالت عالیہ کے 5.5.2003 کے فیصلے اور حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

فریقین کے لیے سیکھے ہوئے مشورے سنے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا۔

استغاثہ کا مختصر مقدمہ یہ ہے کہ پہلے منجر کے والد جھریا کسکو پیر کو سملونگ ہٹیا گئے تھے اور جب وہ رات کو واپس نہیں آئے تو اگلے دن تقریباً 8 بجے پر مے ہنڈا (اپیل نمبر 1) نے پہلے منجر کو بتایا کہ اس کے والد جھریا کسکو کو پیر کی رات اپنے گھر میں ایک باٹی کی چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا اور اس کے بعد اسے رسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ اس کے بعد پہلا منجر اور دیگران بارہگھا گھری کے پاس گئے اور انہوں نے پردھان کے گھر پر جھرائی کسکو کو بندھا ہوا پایا۔ ان کی آمد پر پنچایت طلب کی گئی۔ بتایا گیا کہ ایک باٹی کی چوری کرنے کے بعد جھریا کسکو بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس کے بعد اسے پکڑ لیا گیا اور اس پر حملہ کیا گیا اور اسے رسی سے باندھ دیا گیا۔ 100 روپے کی رقم جرمانہ بھی عائد کیا گیا تھا۔ جھریا کسکو سے پوچھ گچھ کرنے پر پتہ چلا کہ درخواست گزاروں نے لاٹھی اور ڈنڈا کے ذریعے اس کے خلاف چوری کا جھوٹا الزام لگا کر اس پر بے دردی سے حملہ کیا اور اسے رسی سے باندھ دیا۔ اس کے مطابق ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کی گئی۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات کی اور اپیل گزاروں کے خلاف کیس میں فرد جرم پیش کی۔ اپیل کنندگان ایڈیشنل سیشن جج کے سامنے پیش ہوئے جہاں مجموعہ تعزیراتِ بھارت کی دفعات

342 اور 304 کے تحت الزام وضع کیا گیا جس پر انہوں نے قصور وار نہ ہونے کی استدعا کی۔

شواہد پر غور کرنے اور فاضل وکیل کی سماعت کے بعد، ٹرائل عدالت نے اپنے حکم کے ذریعے ملزم پر مے ہنسڈ اور چرکا ہنسڈ کو مجرم پایا اور انہیں آئی پی سی کی دفعات 304 اور 342 کے تحت مجرم قرار دیا۔

مذکورہ فیصلے کے خلاف، عدالت عالیہ میں عرضی دائر کی گئی تھی جسے اعتراض شدہ فیصلے کے ذریعے 5.5.2003 پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ لہذا موجودہ اپیل۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ میں متوفی پر درج ذیل زخموں کا انکشاف ہوتا ہے:

- (i) دائیں بازو کی الناک کی طرف ایک زخم جس کی پیمائش "2"x1/2" ہڈیوں کی گہرائی ہے۔
- (ii) گھٹنے کے جوڑے کے نیچے بائیں 5" نچلے ٹانگ پر "1"x1" ہڈیوں کی گہرائی کا ایک زخم۔
- (iii) ماتھے کے بائیں جانب ایک کھرچنے کی پیمائش "1"x1" ہے۔
- (iv) سر کے دائیں جانب کی پیریٹل ہڈی ٹوٹی ہوئی اور دب گئی۔
- (v) دونوں علاقوں پر لگچر کا نشان۔

کیس کے حقائق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ متوفی نے عرضی گزاروں کے گھر میں چوری کرنے کی کوشش کی تھی جس کے دوران اسے عرضی گزاروں نے گرفتار کر لیا تھا۔ عرضی گزاروں نے گاؤں کے سربراہ سے رابطہ کیا اور ایک پنچایت کو بلایا گیا جس نے ایک سو روپے کا جرمانہ عائد کیا۔

اس کے بعد جوہو اس کا ذکر ایف آئی آر میں کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے:

"۔۔۔ اس کے بعد، ہم نے اپنے والد سے پوچھا، جنہوں نے بتایا کہ کچھلی رات پر مے ہنسڈا اور چرکا ہنسڈا نے ان پر لاٹھی اور ڈنڈے سے حملہ کیا تھا اور چور چور کا نعرہ لگایا تھا۔ یہ سن کر کئی لوگ وہاں آئے اور یہ سوچ کر کہ میں چور ہوں، مجھ پر لاٹھی اور ڈنڈے سے حملہ کیا اور مجھے زخمی کر دیا۔ اس کے بعد، انہوں نے مجھے پردھان جیٹھا ہیمرم کے حوالے کیا جس نے مجھے رات بھر اور 1 بجے تک رکھا: 100 گلے دن بجے اس کے گھر پر جرمانہ وصول کرنے کے لیے رسی سے باندھ دیا گیا۔ منگل کو 1 بجے: 00 بجے، ہم اسے جرمانہ ادا کرنے کے بعد لا رہے تھے، جب وہ دادھی گاؤں میں مر گیا۔ یہ میرا بیان ہے جسے ریکارڈ کر کے دستخط کر دیا گیا ہے۔"

اوپر نکالی گئی ایف آئی آر کے حصے کے مشاہدے سے ایسا لگتا ہے کہ متوفی پر دوسرے دیہاتیوں نے لاٹھی اور ڈنڈے سے حملہ کیا تھا۔ اس طرح اس امکان سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ متوفی کو دوسرے گاؤں والوں نے مارا پیٹا تھا نہ کہ اپیل گزاروں نے۔ لہذا، ہماری رائے میں اپیل کنندگان شک کے فائدے کے حقدار ہیں۔

ہم نے اس معاملے میں بھی شواہد پر غور سے غور کیا ہے۔ واقعے کا کوئی چشم دید گواہ موجود نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ گواہوں نے ٹرائل عدالت کے سامنے گواہی دی ہے کہ متوفی کو مارنا عرضی گزاروں نے کیا تھا، ایف آئی آر (اوپر مذکور) میں دیے گئے بیان کے پیش نظر اس نکتے پر ثبوت کو مکمل طور پر قابل اعتماد نہیں کہا جاسکتا

اپیل کنندگان پہلے ہی 5 سال کی قید سے گزر چکے ہیں۔

اوپر دی گئی وجوہات کی بنا پر عرضی کی اجازت ہے۔ اپیل گزاروں کی اثباتِ جرم اور سزا کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اپیل گزاروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اگر وہ کسی دوسرے معاملے کے سلسلے میں مطلوب

نہیں ہیں تو انہیں فوری طور پر رہا کر دیا جائے۔

ایس کے ایس

اپیل کی اجازت ہے۔









